© rasailojaraid.com

ساغر اقبالی

آخری صفحہ

☆ ابا جی (امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ) کے آخری دنوں کی بات ہے۔ ''سلیمی دواخانہ'' (ملتان) میں حکیم محمد حنیف اللہ صاحب مرحوم کے مطب میں تشریف فرما تھے۔ ہتھیلی پہ پان رکھا اور لوازمات اوپر ڈالے۔ پان کو ہتھیلی پہ مروڑنے لگے۔ چُورا کر کے منہ میں ڈالتے تھے کہ دانت کوئی نہیں رہا تھا۔ اچانک خیال آیا کہ حکیم صاحب نے پان کھانے سے بھی منع کر دیا ہے۔ پان کا چُورا کرتے، غالب کا یہ شعر گنگنانے لگے:

ہوس کو ہے نشاطِ کار کیا کیا　　　نہ ہو مرنا تو جینے کا مزہ کیا

شعر پڑھتے رہے اور پان کا چورہ نیچے گراتے رہے اور فرمایا: ''حکیم صاحب! لو آج سے پان بھی ختم!'' پھر ہمیشہ کے لیے پان کھانا چھوڑ دیا۔ (روایت: سید عطاء المحسن بخاریؒ)

☆ علامہ اقبال کے اکبر الہ آبادی کے ساتھ گہرے مراسم تھے۔ علامہ صاحب کو آم مرغوب تھے۔ ایک مرتبہ اکبر الہ آبادی نے ان کیلئے الہ آباد سے ''لنگڑا'' آم کی ایک پیٹی بھجوائی۔ علامہ صاحب نے ان آموں کی رسید کے طور پر ذیل کا شعر لکھ بھیجا:

اثر یہ تیرے اعجازِ مسیحائی کا ہے اکبر　　　الہ آباد سے ''لنگڑا'' چلا لاہور تک پہنچا

☆ سر کے بالوں کے سلسلے میں، حفیظ جالندھری فارغ البال تھے۔ کسی خوش فکر دوست نے کہا: ''حفیظ صاحب! سر کے بال نہ ہونے سے، کوئی تکلیف تو نہیں ہوتی؟'' ''تکلیف کیا ہوتی ہے؟'' حفیظ صاحب نے جواب دیا۔ ''البتہ وضو کرتے وقت یہ معلوم نہیں ہوتا کہ منہ کو کہاں تک دھونا ہے؟''

☆ ایک پروفیسر صاحب سے کسی نے پوچھا: ''آپ کی اعصابی بیماری کا کیا حال ہے؟''
جواب ملا: ''ٹھیک ہے، آج کل میکے گئی ہوئی ہے۔''

© rasailojaraid.com